سوال

(168) سود کی رقم سے بغیر ثواب کی نیت دوسرے کی مدد کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

.بیمہ دار اگر سود کی رقم بغیر نیت ثواب کے کسی دوسرے شخص کو امداد کے طور پر دیتا ہے تو کیا اس صورت میں انشورنس کا معاملہ جائز ہوگا؟

اگر انشورنس کے جواز کی گنجائش نہیں ہے تو کیا مصالح وحاجات مذکورہ کو سامنے رکھ کر اس کا کوئی بدل ہوسکتا ہے جس میں مصالح مذکور موجود ہوں اور اس پر عمل کرنے سے ارتکاب معصیت لازم نہ آئے اگر ہوسکتا ہے تو کیا؟

انشورنس کی مروجہ شکل میں کیا کوئی ایسی ترمیم کی جاسکتی ہے جو اسے معصیت کے دائرے سے خارج کردے اور مصالح مذکورہ کو فوت نہ کرے اگر ہوسکتی ہے تو کیا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

.بیمہ دار جس نے بحالت اضطرار بیمہ پالیسی خریدی ہے سود کی رقم بغیر نیت ثواب کے بھی کسی مسلم مضطر کو دیتا ہے تو وہ ایک مسلمان کو مال حرام کھلانے کے گناہ کا ضرور مرتکب ہوگا۔

غیر اسلامی حکومت میں مروجہ بیمہ کے بدل کو تلاش وتعین اور اس کا خاکہ وڈھانچہ تیار کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا یہ سوال آسان ہے اس کے لئے ضرورت ہے کہ ماہرین کی مجلس جو اسلامی اصولوں کو اچھی طرح جانتی ہو اور بیمہ کے معاملات کو بھی خوب سمجھتی ہو اس معاملہ کا جائزہ لے اور انشورنس کی مروجہ شکل میں ایسی ترمیم واصلاح کرے جو اس کو معصیت کے دائرہ سے خارج کردے اور مصالح مذکورہ کوفی الجملہ حاوی ہو یا ایسا نعم البدل تلاش کرے جس میں مصالح مذکورہ ایک حد تک موجود ہوں اور جو مفاسد سے یکسر پاک وخالی ہو اور اس میں ارتکاب ومعصیت کی کوئی صورت نہ ہو۔

.بیمہ کی موجودہ مروجہ شکل میں تین قباحتیں اور شرعی مفسد سے سب سے اہم ہیں اگر وہ ختم کردیئے جائیں تو بعض نظائر کی روشنی میں جن کا تذکرہ نمبر :3 کے تحت گذرچکا ہے زندگی اور ذمہ داریوں کے بیمہ کے جواز کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

پہلا مفسدہ اور قباحت یہ ہے کہ :بیمہ کرانے کے بعد اگر ایک آدھ قسط بھی ادا کرنے کے بعد بیمہ شدہ جائیداد تلف ہوجائے تو کمپنی بیمہ کی پوری رقم اور اس کے ساتھ کچھ مزید رقم زیادہ شرح فیصد کے حساب سے بیمہ کرانے ولے کو دیتی ہے اور جمع کی ہوئی اقساط سے زیادہ جس قدر بھی دیا جائے یہ بلاشبہ شرعا اصطلاحی ربوا ہے۔

دوسرا مفسدہ یہ ہے کہ : کمپنی بیمہ داروں سے وصول کی ہوئی رقم کو سود کاروبار میں لگاتی ہے اوردوسرے کو اعلی شرح سود رقم قرض دیتی ہے یہ سودی کاروبار اورسود قرض دینا شرعاحرام ہے۔

تیسرا مفسدہ یہ ہے کہ : کمپنی بہرحال بیمہ دار کو اصل رقم سے کچھ زائد بطور سود کے دینا شرط کرتی ہے اورقانونا اس کی پابند ہوتی ہے یہ شرط اورپابندی اوراس پر عمل ختم ہونا چاہیئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 357

محدث فتویٰ